یا اللہ ۔۔۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رسول اللہ ۔۔۔

لبیک سیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوریۃ والانجیل"

(وہ نبی) کہ جس (کا ذکر) وہ لکھا ہوا پائیں گے، اپنے پاس توراۃ اور انجیل میں۔

خلق سے اولیا، اولیا سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

عظمت وشانِ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اور انجیل مقدس

WWW.NAFSEISLAM.COM

ازقلم: احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری

E-mail : nusratulhaq@yahoo.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نام کتاب : عظمت وشان مصطفیٰ ﷺ **اور انجیل مقدس**

مولف : احمد رضا عطاری ضیائی سلطانپوری

باہتمام : حضرت علامہ ومولانا ابوالسامہ ظفر بکھروی

{.....التماس.....}

☆ اگر اس کتاب کے اندر کوئی لفظی، معنوی یا اخلاقی غلطی ہوگئی ہو یا کوئی بھی غیر تحقیقی بات قلم سے نکل گئی ہو تو کوئی بھی ساتھی مطلع کر سکتا ہے۔

☆ کتاب میں پوری پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام عبارت بحوالہ لکھیں اور کسی قسم کی لفظی یا معنوی غلطی نہ ہو لیکن پھر بھی اکثر کمپوزنگ میں غلطی ہو جاتی ہے اگر کسی پڑھنے والے کو کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو فوراً مطلع کریں تا کہ درست کی جائے۔

☆ کتاب کے بارے میں اصلاحی مشورہ یا کوئی بھی بات و مسئلہ ای میل پر بھیجا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کو کوئی بھی ادارہ، مکتبہ یا شخص شائع کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اشاعت سے قبل ہمارے ای میل پر ہمیں اطلاع کرے گا۔

﴿E.mail ID﴾

nusratulhaq@yahoo.com

Nafse Islam

WWW.NAFSEISLAM.COM

وجہ تالیف

یہ کتاب اُس وقت تحریر کی گئی تھی جب 30 دسمبر 2006 کو ڈنمارک کے اخبار نے ہمارے نبی پاک محمد مصطفی ■ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے چند ''خاکے'' شائع کیے تھے۔ (معاذاللہ عزوجل) لیکن چند مجبوریوں کے پیش نظر شائع نہ ہو سکی تھی یہ کتاب ان کے خلاف علمی وقلمی جہاد اور احتجاج ہے ۔اور اس کتاب کا مقصد جہاں شان مصطفوی ■ کو بیان کرنا ہے وہیں یہود و نصاریٰ کو یہ پیغام بھی ہے کہ ہمارے نبی پاک ■ تو ہر عیب سے پاک ہیں اور آپ ■ کی عظمت وشان اپنے بیگانوں سبھی کو تسلیم بلکہ ان کی اپنی موجود مذہبی کتب سے بھی ثابت ہے۔ الحمدللہ عزوجل۔

اپنی اس مختصری کتاب میں اپنے ''آقا سیدنا امام الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام'' کا ایک کمتر اور ادنیٰ سا غلام وامتی احمد رضا عطاری قادری یہ ثابت کرے گا کہ میرے محبوب آقا ■ کا ذکر آج بھی عیسائیوں کی موجودہ مذہبی کتاب ''انجیل مقدس'' میں بھی موجود ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہماری اس تحریر کو غیر مذہبوں کے لئے ذریعے ہدایت بنائے اور تمام مسلمانوں کو پڑھ کر مزید اپنے نبی پاک ■ کی عظمت کو بیان کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اور ان لوگوں کے خلاف علمی وقلمی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو بظاہر مسلمانیت کا روپ دھارے ہمارے ''میٹھے میٹھے مدنی آقا تاجدار مدینہ ■'' کی عظمت کو ایک عام بشر سے بھی کم بتاتے پھرتے ہیں۔

......بندہ ناچیز......

WWW.NAFSEISLAM.COM

احمد رضا عطاری قادری سلطانپوری

تعارف موجودہ انجیل مقدس

محترم قارئین کرام! ہمارے پیش نظر جو انجیل مقدس ہے اس موجودہ انجیل مقدس میں اناجیل اربعہ یعنی متی کی انجیل، مرقس کی انجیل، لوقا کی انجیل اور یوحنا کی انجیل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ رسولوں کے اعمال، خطوط اور مکاشفات شامل ہیں۔ ہمارے پاس جو انجیل ہے وہ عسائیوں کی بین الاقوامی انجمن ''دی گڈیئنز انٹرنیشنل'' کی ہے جو کہ بین الاقوامی گڈیئنز کی کاروباری و پیشوارنہ مسیحیوں کی وہ انجمن ہے جو کہ 125 سے زیادہ ممالک میں مسیحی خدمت رفاقت اور آپس میں متحد ہیں اس انجمن کا مقصد انجیل مقدس کی تعلیم و پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے۔

انشاء اللہ عزوجل ہم جو بھی حوالہ بیان کریں گے اس کا باب نمبر اور آیت نمبر بھی بیان کردیں گے۔ تاکہ اہل تحقیق کو زیادہ دشواری نہ ہو۔ یہاں یہ یاد رہے کہ آج کل جس انجیل کو عیسائی معتبر و مستند جانتے ہیں یہ اصل انجیل نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مذہب عسائیت میں یہ ہی انجیل مشہور ہے لہذا اس سے حوالہ جات درج کیے جائیں گے۔ تاکہ عیسائی حضرات یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم اس کو مانتے ہی نہیں۔

لفظ انجیل کا مطلب

لفظ انجیل ''یونانی'' زبان کا لفظ ہے اور یونانی زبان میں اس لفظ کا لغوی معنی ''خوشخبری اور بشارت'' ہیں۔ (دائرۃ المعارف جلد ۳)۔

انگلش آکسفورڈ ڈکشنری میں بھی کہا گیا ہے کہ لفظ انجیل ''Angeelas'' سے مشتق ہے جس کے معنی ''پیغام رساں'' کے ہیں۔ (انگلش آکسفورڈ ڈکشنری صفحہ ۳۰۷)۔

اب یہ کس بات و پیغام کی خوشخبری ہے؟ تو اس کیلئے مطالعہ کیجئے انجیل مقدس۔

بشارت نمبر ۱

یوحنا کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضرت یحییٰ علیہ السلام (یوحنا) نے گواہی دی۔

''یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا، بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس سے پوچھا پھر تو کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟ اُس نے کہا، میں نہیں ہوں (پھر پوچھا) کیا تو وہ نبی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اُس سے کہا پھر تو کون؟ تا کہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے بیان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔ یہ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے، نہ ایلیاہ، نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟" (یوحنا باب ا آیت ۱۹)

اور کم وبیش یہی بات انجیل برنباس میں بھی موجود ہے" انجیل برنباس باب ۴۲ صفحہ ۴۹ میں ہے کہ (ترجمہ) "تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لئے راہ تیار کرو۔ جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ الیاہ نہ کوئی نبی تو تو نئے عقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کراتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کرواتا ہے اُن سے ظاہر ہے کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلواتا ہوں جس کا تم ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا اور سچائی کا کلام لائے گا کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (بحوالہ انوار المحمدیہ صفحہ ۲۸۵)

نوٹ: عیسائی اپنے بچوں کو پیدائش کے ساتویں سال اور دوسروں کو عیسائی بناتے وقت زرد پانی کے حوض میں غوطہ دیتے ہیں، اسے بپتسمہ دینا کہتے ہیں۔

وضاحت

موجودہ انجیل کی اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ اہل کتاب کو جن مبارک ہستیوں کی آمد کا انتظار تھا "اُن میں **حضرت مسیح** (عیسیٰ) **حضرت ایلیا** اور ایک اور تیسرے **نبی** علیہ السلام شامل ہیں۔ اسی لئے یروشلم سے آنے والے یہودیوں کے نمائندوں نے حضرت یوحنا (یحییٰ علیہ السلام) سے سوال کیا کہ تم ایلیا علیہ السلام ہو یا مسیح علیہ السلام ہو یا پھر **وہ نبی علیہ**

WWW.NAFSEISLAM.COM

السلام (جو آنے والا ھے)۔

کیا مسیحی حضرات یہ بتائیں گے کہ وہ تیسرے نبی علیہ السلام ! جن کا تذکرہ یہودیوں میں اکثر ہوتا تھا وہ کون ہستی تھی؟ یقیناً یقیناً اس برگزیدہ نبی سے مراد ذات بابرکات حضرت خاتم الانبیاء [redacted] ہی ہیں کیونکہ آپ [redacted] کے سوا کوئی اور "نبی" حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوا ہی نہیں۔لہذا اس تیسرے نبی علیہ السلام سے مراد ذات بابرکات علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہے۔

بشارت نمبر ۲

"ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے گا جب تک وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں ،جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے ،جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں ۔چنانچہ موسیٰ نے کہا خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا وہ جو کچھ تم سے کہے اس کی سننا اور یہ ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سن گا وہ امت میں سے نست و نابود کر دیا جائے گا ،بلکہ سموئل سے لے کے پچھلوں تک جتنے نبیوں نے باتیں کیں سب نے اس کی خبریں دیں ۔

(اعمال باب ۳ آیت ۲۱ صفحہ ۲۰۸)

وضاحت

معلوم ہوا کہ جو نبی علیہ السلام آنے والا ہے وہ تمہارے بھائیوں یعنی بنی اسرائیل میں سے ہوگا"۔ اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ نبی پاک [redacted] بنی اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل سے پیدا ہوئے ۔لہذا مذکورہ بالا بشارت نبی پاک [redacted] کے بارے میں ہی ہے۔

غلط فھمی کا ازالہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مذکورہ بشارت کے مطابق جو نبی آنے والے ہیں وہ نبی پاک [redacted] ہی ہیں لیکن عیسائی اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو لیتے ہیں ۔لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے۔کیونکہ اس آیت میں یہ بات غور طلب ہے کہ کیا واقعی اس نبی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں سب سے پہلے ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ارشاد مبارکہ پر غور کرنا ہوگا "خداوند تمہارے بھائیوں میں

WWW.NAFSEISLAM.COM

سے تمہارے لئے مجھ سا نبی پیدا کرے گا‘‘ (اعمال ۳: ۲۲)

اس عبارت میں دو چیزیں ہیں۔(۱) وہ نبی (بنی اسرائیل) تمہارے بھائیوں میں سے ہوگا۔(۲) وہ نبی مجھ سا نبی ہوگا۔وہ جو کچھ کہے گا، تم اس کی سننا۔

(۱) اب دیکھیں کہ بنی اسرائیل کے بھائی کون ہیں؟ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل ہی سے تھے اور بنی اسرائیل ہی کی طرف مبعوث فرمائے گئے اور اس جگہ مخاطب میں بنی اسرائیل ہی ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند تھے۔

ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام اور دوسرے حضرت اسحاق علیہ السلام (اضحاق)۔

حضرت اسحاق کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے عطا فرمائے۔ان میں یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے۔اور آپ ہی کی اولاد بنی اسرائیل کہلوائی۔

یوں سمجھو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو نسل چلی۔اُسے بنی اسرائیل کہا جاتا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام جو نسل چلی۔وہ بنی اسماعیل کہلاتی ہے۔

اور یہ بات اہل کتاب بشمول یہود و نصاریٰ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مریم علیہ السلام بنی اسرائیل سے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم ہی کے لختِ جگر ہیں۔جبکہ تمام اہل کتاب وغیرہ اس سے بخوبی واقف ہیں کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل سے حضور [redacted] پیدا ہوئے۔اس لئے مذکورہ بالا بشارت حضرت محمد [redacted] کے ہی متعلق ہے۔کیونکہ اس سے اگر حضرت مسیح [redacted] مراد ہوتے تو حضرت موسیٰ [redacted] بنی اسرائیل سے یہ ارشاد فرماتے ”تم میں سے نبی پیدا ہوگا“ اس کے برعکس آپ نے فرمایا (تم میں سے نہیں بلکہ) تمہارے بھائیوں میں سے“ یعنی بنی اسماعیل میں سے پیدا ہوگا۔حضرت موسیٰ کے اس قدر واضح ترین ارشادِ گرامی کے باوجود حضرت موسیٰ [redacted] کی پیروی کے دعوے دار یہودی اور عیسائی اگر حضور اکرم سید عالم [redacted] کی نبوت کا انکار کریں تو اسے ضد اور ہٹ دھرمی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہاں یہ بھی یاد رہے وہ آنے والا نبی حضرت عیسیٰ [redacted] اس لئے بھی نہیں ہو سکتے کہ خود انجیل مقدس کے مطابق جب وہ آئے گا تو اس سے قبل سارے ادیان منسوخ اور ساری کتابیں مرفوع ہو جائیں گی۔ خود انجیل میں ہے کہ ’’ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہم لوگوں کی نبوت ناتمام جب کامل آجائے گا تو ناقص جاتا رہے گا‘‘ (کرنتھیوں ۱۳:۹ صفحہ ۲۰۴) اور وہ تمام دنیا کا سردار ہوگا (باب ۱۴ آیت ۲۹) اور وہ تو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی دیں گے۔ (یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶) تو ماننا پڑے گا کہ جس نبی [redacted] کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ حضرت موسیٰ [redacted] نے فرمایا ’’مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا، جو کچھ کہے تم اس کی سننا (کتاب اعمال ۳:۲۲) تو اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجودہ عیسائی حضرت عیسیٰ [redacted] کو حضرت موسیٰ [redacted] جیسا تسلیم کرتے ہیں؟ یا پھر خدا کا بیٹا (معاذ اللہ) یعنی اقانیم ثلاثہ میں سے ایک؟ اگر وہ حضرت موسیٰ [redacted] جیسا محض نبی ہی تسلیم کریں تو عیسائیوں کے اس عقیدے کا کیا بنے گا؟ کہ جس کی وہ تشہیر پولس کے زمانہ سے کرتے آرہے ہیں اور اگر عیسائی حضرت موسیٰ [redacted] کو بھی اپنے عقیدہ وہی کچھ سمجھتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح کو تو پھر تین کیا، چار خداؤں کا قائل ہونا پڑے گا، پھر ظاہر ہے کہ خدا کا بھائی بھی خدا ہی ہونا چاہیے، چنانچہ ہارون [redacted] کو ساتھ ملانا پڑے گا۔ اور پھر ان دونوں بھائیوں یعنی حضرت موسیٰ و ہارون [redacted] کے والد کا کیا بنے گا، کیونکہ وہ بھی آخر ان کے والد ہیں اس طرح یہ لسٹ طویل ہو جائے گی۔ اور عیسائی عقیدہ کے تار پود بکھر جائیں گے۔

اس لئے حقیقت کو تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ اس بشارت میں جس نبی کا ذکر ہے وہ موسیٰ [redacted] جیسے صاحب شریعت، صاحب کتاب ایک اولوالعزم پیغمبر حضور سرور عالم [redacted] ہی کی ذات ستودہ صفات مراد ہے نہ کہ کوئی دوسرا نبی جو کہ بنی اسرائیل سے ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بشارت نمبر ۲

یوحنا کی انجیل باب ۱۴ میں ہے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) ’’اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ اور میں باپ سے درخواست کروں گا وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے‘‘ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵)

وضاحت

اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ "النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم" "یہ نبی ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں" (۳۳:۶) اسی طرح ایک آیت میں ہے کہ "ویکون الرسول علیکم شھیدا" "اور یہ نبی تم میں حاضروناظر (موجود) ہیں۔ (القرآن) اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک [redacted] آج بھی ہمارے ساتھ (حاضروناظر) ہیں۔اس لئے انجیل کی آیت کے یہ الفاظ کے "وہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا" اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نبی ہمارے ہی نبی [redacted] ہیں۔ حضرت عیسیٰ [redacted] کے مذکورہ فرمان سے معلوم ہوا کہ ان کے بعد ایک دوسرا "مددگار" نبی آنے والا ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگا۔انجیل یوحنا کی اس آیت میں لفظ "مددگا" استعمال ہوا ہے۔فارقلیط بائبل کے انگریزی ترجمہ میں جو عام طور پر King James Version کہلاتا ہے۔مددگار کیلئے Comforter کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔جس کے معنی ہیں "تسکین بخشنے والا" انگریزی لفظ "Comforter" کا ترجمہ ہے جبکہ یہی لفظ جس کا اردو میں ترجمہ "مددگار" تحریر کیا گیا ہے، یونانی زبان میں "پریقلیطوس" Pariclytios ہے جس کا لفظی معنی ہے "بہت سراہا ہوا" "بہت تعریف کیا ہوا"۔اور عربی زبان میں اس کا ترجمہ "احمد" بنتا ہے۔لیکن عیسائی پادریوں نے موجودہ یونانی نسخوں میں اس لفظ کو تبدیل کر کے پاراقلیطوس Paracletos بنا دیا۔اس کا ترجمہ انگلش میں "کمفرٹر" اور اردو میں تسکین دینے والا درج ہے۔لیکن اب اس کا معنی "مددگار" تحریر کیا جاتا ہے۔ظاہر ہے یہ لفظی تحریف ہے جو کہ ذکر حضور [redacted] کو مٹانے کی مکروہ سازش ہے۔انجیل برناباس میں بھی حضور [redacted] کا نام "محمد" صاف موجود ہے۔ [redacted]

(یسوع نے اس کاہن کو جواب دیا) "اُس "مسیحا کا نام" قابل تعریف ہے" اللہ تعالیٰ نے جب ان کی روح مبارک کو پیدا فرمایا اور آسمانی آب وتاب میں رکھا تو خود ان کا نام رکھا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے محمد ([redacted]) انتظار کرو۔میں نے تیری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے۔ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا۔تیری بات سچی ہوگی۔آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں،لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہو سکتا"

’’جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو یہ پیغام سنایا تو لوگوں نے کہا’’ اے خدا! اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج ، یا رسول اللہ (ﷺ) دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آیئے ۔(باب ۹۷ صفحہ ۱۱۲) لیکن بد بخت لوگوں نے اس انجیل کو غائب ہی کر دیا۔

بحرحال یاد رہے کہ اصل بائبل کا یونانی میں ترجمہ عبرانی یا آرامی Aramie سے کیا گیا تھا جو جناب مسیح علیہ السلام کے زمانے میں فلسطین کی مروجہ زبان میں تھی ۔آرامی زبان میں اصل لفظ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد میں آنے والے مددگار، سردار کے لئے استعمال کیا تھا، جسے سن کر یوحنا نبی نے اس اپنی انجیل ’’یوحنا‘‘ میں نقل کیا ’’منحمنا‘‘ ہے جس کا لغوی ترجمہ عربی میں ’’محمد‘‘ اور ’’احمد‘‘ ہے اور یونانی میں فرقلیطس Periclytos ہے ۔جس کے تلفظ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مذہبی تعصب نے اس میں معمولی سی تحریف کر کے اس کو Paracletus بنا دیا ہے جو ایک کثیر المعنی لفظ ہے ۔جو رب کے حضور دعا کرنے والے کے علاوہ ’’نذیر‘‘ ’’مددگار‘‘ اور تسکین بخشنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔اور بعض نے اس کا ترجمہ Teacher بھی کیا ہے۔

آرامی زبان میں مرقوم آپ [redacted] کا نام مبارک ’’منحمنا‘‘ یعنی ’’محمد‘‘ آیا ہے اس کا سراغ ہمیں قرون اولی کے اولیں مستند سیر نگار ابن اسحٰق کی ’’سیرت رسول اللہ‘‘ سے بھی ملتا ہے۔

’’جیروم‘‘ جس نے چوتھی صدی مسیحی میں انجیل کا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا ہے، اس نے بھی زیر بحث لفظ کو لاطینی میں ’’پیر قلی طاس‘‘ لکھا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اصلی نسخہ جو کہ جیروم کے پاس تھا ’’پیرقلیطوس‘‘ تھا نہ کہ ’’پارا قلیطوس‘‘ اسی طرح انجیل برناباس میں بھی ’’پیقلیوطس‘‘ ہی ہے ۔(بحوالہ سیرت رسول عربی ۔ناموس رسول اور قانون توہین رسالت)

۱۹۳۱ء مین برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور کی چھپی ہوئی یوحنا کی انجیل باب ۱۴ آیت ۱۶ میں مذکورہ آیت میں لفظ ’’مددگار‘‘ پر حاشیہ ہے اور اس کا معنی ’’شفیع یا وکیل‘‘ درج کیا گیا ہے (تفسیر خزائن العرفان و نور العرفان)

WWW.NAFSEISLAM.COM

﴾بشارت نمبر ٤﴿

"میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر اس لئے کہیں۔ لیکن (وہ) مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب کچھ سکھائیگا اور جو کچھ میں نے تمہیں کہا، وہ سب تمہیں یاد لائے گا۔ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۵)

اور یہی بات انجیل برنباس باب ۱۷ میں بھی ہے کہ جب وہ نبی آئے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پہلے انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام نے جو باتیں کی ہیں، ان پر روشنی ڈالے گا۔

"BUT AFTER ME SHALL COME THE SPLENDOUR OF ALL THE PROPHETS AND HOLY ONES,AND SHALL SHED LIGHT UPON THE DARKNESS OF ALL THAT PROPHETS HAVE SAID MERCAUSE HE IS THE MESSANGER OF GOD" لیکن میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوسِ قدسیہ کے لئے آب و تاب ہے اور پہلے انبیاء نے جو باتیں کی ہیں، ان پر روشنی ڈالے گی کیونکہ وہ اللہ (تعالیٰ) کا رسول ہے" (برنباس)

﴾وضاحت﴿

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ مددگار نبی آئے گا۔ وہ اپنے سے قبل انبیاء کرام کی طرح اللہ عزوجل کے پیغام "دینِ حق" کی دعوت دے گا۔ اسی لئے اُس نبی کے آنے کے بارے میں خود عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی امید دلائی کہ "اور میں باپ سے درخواست کروں گا وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵) اس سے معلوم ہو گیا کہ وہ مددگار حضرت عیسیٰ کے بعد آنے والے دوسرے نبی ہوں گے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

﴾غلط فہمی﴿

موجودہ انجیل کی مذکورہ آیت میں عیسائی علماء نے کچھ اس طرح الفاظ کی کمی بیشی کی اور تبدیلی کر کے انجیل کے عام قاری کے لئے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی کہ اُس آنے والی ہستی سے مراد "عیسیٰ [redacted]

ہی ہیں" حالانکہ اس باب ۱۴ میں ہے کہ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا (انجیل متی باب ۱۵:۲۴) جس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح [redacted] صرف بنی اسرائیل ہیں۔ جبکہ جس ہستی کے بارے میں آنے کی خبر دی جارہی ہے اس کے بارے میں بار بار انجیل کے اندر ذکر ہورہا ہے کہ "لیکن جب وہ "مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ (باب ۱۵ آیت ۲۶) پھر فرمایا "اگر میں جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارہ میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷) لہذا اسے سے مراد حضرت عیسی [redacted] لینا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس سے مراد وہ نبی ہیں جو تمام دنیا کے سردار ہوں گے۔ اور وہ محمد رسول اللہ [redacted] ہیں۔

بشارت نمبر ۵

اوراب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تا کہ جب وہ ہوجائے تو تم یقین کرو۔ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ (باب ۱۴ آیت ۲۹)

وضاحت

انجیل کی اس آیت میں کتنے واضح ترین انداز اعلان کردیا گیا کہ آنے والی ہستی دنیا کا سردار "یعنی سید عالم" ہے۔ لہذا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس دنیا کہ سردار سے مراد حضور سرورِ عالم [redacted] کی ذات مقدسہ ہی ہیں۔ خود حضور [redacted] نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت کے دن میں اولادِ آدم سردار ہوں گا" (ترمذی شریف) اور قرآن پاک میں ہے کہ "فرمادو کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف بھیجا ہوا (رسول) ہوں (اعراف ۱۸۶) دوسری جگہ فرمایا "بڑی برکت والا ہے وہ اللہ تعالی کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پہ، جو سارے جہان کو ڈرسنانے والا ہے۔ (الفرقان ۱) اسی طرح فرمایا "ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا" (الانبیاء ۱۰۷) حضور سید عالم [redacted] کی سرداری، نبوت اور رحمت کسی ایک مخصوص وقت، علاقے یا قوم کے لئے نہیں۔ بلکہ پوری کائنات کے لئے ہے کیونکہ لفظ "العلمین"

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس بات کا مقتضی ہے کہ اس سے بلا تعین وقت قوم پوری کائنات مراد لی جائے۔

﴿بشارت نمبر ۶﴾

لیکن جب وہ "مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ (یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶)

اور انجیل برنباس باب ۹۷ صفحہ ۱۱۲ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ [redacted] کاہن کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں "تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی کیونکہ جہاں تم کو نور کی امید ہے تاریکی آئے گی، بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین پھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے نا شکستہ رہے گا۔ کاہن نے جواب میں کہا، کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا اس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے، مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔ (انوار المحمدیہ ۲۹۸)

تب کاہن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلایا جائے گا؟ اور کس شان سے اس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اس مسیح کا نام قابل تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اس کا یہ نام رکھا جب اس نے اس کی روح پیدا کی اور اسے ملکوتی شان میں رکھا ۔ GOD SAID,"WAIT

MOHAMMAD,FOR THY SAKE,L WILL TO CREATE

...... PARADISE,THE WORLD AND خدا نے کہا۔ محمد! انتظار کرو کیونکہ میں

تیری خاطر بہشت اور دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا جاتا ہوں۔ جن کو میں تجھے تحفہ میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کے جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کوسے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا یہاں تک کہ زمین اور آسمان ٹل جائے گا۔ پر تیرا دین نہ ٹلے گا ۔ "MOHAMMAD IS HIS BLESSED

NAME" سو اس کا نام پاک محمد [redacted] ہے۔ تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا اے خدا ہمیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

میں اپنا رسول بھیج۔ "O MUHAMMAH COME QUICKLY FOR THE SALVATION OF THE WORD" یا محمد ﷺ! دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لائیں۔ (انجیل برنباس باب ۹۷ صفحہ ۱۱۲ بحوالہ انوار المحمدیہ ۲۹۹)

وضاحت

بھلا اس بات سے کون انکار کرسکتا ہے کہ نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ [redacted] کی بعثت سے قبل لوگ حضرت عیسیٰ [redacted] اور آپ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ پر بڑے بڑے بہتان لگائے۔ لیکن جب نبی پاک [redacted] دنیا میں تشریف لائے تو حضرت عیسیٰ کی راست بازی اور حضرت مریم کی پاک دامنی کا ڈنکا پوری دنیا مین بجنے لگا۔ قرآن پاک نے حضرت عیسی اور آپ کی والدہ کی عظمت وعصمت کی گواہی جس احسن پیرائے میں دی پوری دنیا اس کی مثال پیش نہیں کرسکتی۔ لہذا انجیل کی اس آیت سے تحت یہ کہنا بلکل صحیح اور حق ہے کہ وہ مددگار نبی جو حضرت عیسیٰ [redacted] کے بارے میں گواہی دے گا۔ حضور سرورِ عالم [redacted] ہی ہیں۔ اور اسلام نے جو بلند وبالا پاک وصاف نظریات کی گواہی حضرت عیسیٰ [redacted] اور آپ کی والادہ کے بارے میں دی اس کے مثال آج بھی کسی غیر مسلم کی کتب سے نہیں ملتی۔

بشارت نمبر ۷

”لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارہ میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷)

وضاحت

قرآن پاک نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان الفاظ کی گواہی اس طرح بیان کی ”اور یاد کرو کہ جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ میں تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے تھی توراۃ۔ (اور) میں خوشخبری سناتا ہوں ایک ایسے رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے۔ ان کا اسم گرامی احمد ہوگا۔“ (۶۱:۶)

NafseIslam
WWW.NAFSEISLAM.COM

یہی بات یوحنا کی مذکورہ آیت میں حضرت عیسیٰ علیہا السلام فرماتے ہیں کہ "میں جاؤں گا تب وہ تشریف لائے گا" قابل غور بات یہ ہے کہ تشریف لانے والی ہستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد آئے گی۔ اور عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق یسوع مسیح آسمانوں پر اٹھا لیے گئے تھے چنانچہ انجیل میں ہے "غرض خداوند یسوع کو اُن سے، کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا" (مرقس کی انجیل باب ۱۶:۱۹) اسی طرح ایک اور جگہ ہے کہ "جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ اُن سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا" (لوقا باب ۲۴:۵۱) اور اس کے بعد نبی پاک [redacted] دنیا میں تشریف لائے اور خود انجیل نے بیان کیا کہ آنے والا مددگار نبی " دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارہ میں قصوروار ٹھہرائے گا۔" تاریخ عالم کے ان حالات وواقعات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جن حالات وواقعات کے دوران اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ [redacted] کی بعثت شریفہ ہوئی ۔ اس وقت اہل دنیا عموماً اور اہل عرب خصوصاً جہالت وگمراہی کی ذلت میں گرے ہوئے تھے اُس کے محض تذکرہ ہی سے انسانیت لرزاٹھتی ہے۔ لیکن جب یہ مددگار نبی "محمد رسول اللہ [redacted] "تشریف لائے تو دنیا کی ان تما جہالتوں اور گمراہیوں کو ختم کر دیا اور ہر طرف ہدایت وراستبازی کی شمع ہو روشن کر دیا۔ اس لئے حضرت عیسیٰ [redacted] نے فرمایا کہ "یسوع نے اس سے کہا کہ اے عورت! میری بات کا یقین کر کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کروگی، نہ بیت المقدس میں ۔ (یوحنا ۴:۲۱ صفحہ ۱۲۳)۔

اور یہ بات ثابت ہے نبی پاک [redacted] کی بعثت کے بعد لوگوں نے بتوں، ستاروں، آگ وغیرہ کی پرستش کرنا چھوڑ دی تھی اور بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کی بجائے خانہ کعبہ شریف کی طرف منہ کرلیا۔

لہذا یہ انجیل کی مذکورہ بشارت کے مصداق بھی ہمارے نبی پاک [redacted] ہی ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی [redacted] نے کیا فرمایا کہ

؎ تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا   تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر پڑا

WWW.NAFSEISLAM.COM

بشارت نمبر ۸

حضرت عیسیٰ [redacted] نے فرمایا "ایک شخص نے باغ لگایا اور باغبانوں کے حوالہ کر دیا، جب پھل لگ کر پک گئے تو مالکِ باغ نے اپنے نوکروں کو بھیجا تاکہ باغ کے پھل لائیں مگر باغبانوں نے کسی کو قتل کیا اور کسی کو پیٹا۔ مالک نے دوبارہ زیادہ نوکر بھیجے، اُن سے بھی یہی سلوک ہوا۔ آخر کار مالک نے اپنا بیٹا بھیجا کہ شاید اسی کا لحاظ کریں گے، مگر انہوں نے بیٹے کو بھی قتل کر دیا (پھر سوال کیا کہ) بتاؤ مالک باغبانوں سے کیا سلوک کرے گا؟ لوگوں نے کہا باغبانوں کو ہلاک کر دے گا، اور اپنا باغ واپس لے کر ان لوگوں کو دے دے گا جو اُسے، اُس کا پھل دیں گے" (تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا) "اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اُس قوم کو جو اس کے پھل لائے گی، دے دی جائے گی (متی باب ۲۱ آیت ۴۳)

وضاحت

باوجود تحریف کے اس مثال میں بنی اسرائیل کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ اے بنی اسرائیلیو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر نبوت و رسالت رکھی، تمہیں معزز بنایا، انعامات سے نوازا، مگر تم نے نافرمانی کی تم میں سے اکثر نے بعض انبیاء کا انکار کیا اور بعض کو شہید کیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری جانب یسوع مسیح (جو عیسائی عقیدہ کے مطابق خدا کا بیٹا ہے۔ معاذ اللہ) بھیجا اور تم مجھے بھی قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس فرمان کے مطابق بنی اسرائیل سے عزت و شرافت جاتی رہی اور اُن پر ذلت و مسکینی مسلط فرما دی گی، اور پھر خاندانِ بنی اسماعیل میں سے نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ [redacted] کی تشریف آوری ہوئی۔ اور یہ وہ مبارک نبی اور مبارک امت ہے جو اس باغ کے صحیح رکھوالے بنے۔

اب مسیحی حضرات! ذرا غور فرمائیں کہ حضور نبی کریم [redacted] کہ جن کی تشریف آوری کا حضرت عیسیٰ [redacted] نے پہلے ہی اشارہ فرمایا تھا، انکار کر کے خود ہی عیسیٰ [redacted] ہی کے منکر نہیں ہو گئے؟ چاہیے تو یہ تھا کہ پہلے ہی سے خبر رکھنے والے اہل کتاب ان لوگوں میں فوراً شامل ہو جاتے کہ جن کو اب باغ کا رکھوالا بنایا گیا اور اُن لوگوں سے اظہارِ نفرت کرتے جنہوں نے اس باغ کے مالک کو غصہ دلایا۔ اُس کے فرستادہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

لوگوں کو مارا پیٹا اور قتل کیا، مگر افسوس کہ ضد بازی نے اکثر حضرات کو حقائق سے چشم پوشی پر مجبور کر دیا۔

بشارت نمبر ۹

"ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہم لوگوں کی نبوت ناتمام جب کامل آجائے گا تو ناقص جاتا رہے گا"

(کرنتھیوں ۱۳:۹ صفحہ ۲۰۱)

وضاحت

انجیل مقدس کے اس حوالے سے معلوم ہوا کہ جب وہ کامل نبی (جسے مددگار کہا گیا ہے) وہ آئے گا تو اس سے قبل تمام شریعتیں ختم ہو جائیں گی اور پھر صرف اس کامل نبی کی پیروی کی جائے گی۔ اس سے قبل کی نبوت ناتمام یعنی محدود تھی جب کہ کامل نبی کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی اور ان کا دین بھی رہتی دنیا تک رہے گا۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک کے اندر ارشاد فرمایا "الیوم اکملت لکم دینکم "تو دین شریعت، قانون، کتاب، نبوت، رسالت، مکمل ہو کر تمام کو پہنچ گئیں اور اس وقت سارے ادیان منسوخ اور ساری کتابیں مرفوع ہو گئیں اور اب میرے رسول ■ کی اطاعت وپیروی کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں۔

اس لئے آج ساری دنیا کے لوگ اپنے اپنے مذاہب کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہماری نبی کی سیرت' اخلاق "قرآن" کے مطابق کر کے پورا کر رہے ہیں۔ مسئلہ طلاق ہو، یا کثرت ازواج، شراب خوری ہو یا زنا کاری، مسئلہ امن وامان کا ہو یا جنگ کا، انسانوں کے حقوق ہوں یا جانوروں کے ہر طرح کا دنیاوی مسائل اور الجھنوں کا حل قرآن پاک سے لے کر اپنے مذاہب میں داخل کر رہی ہے۔ اور میرے آقا محمد رسول اللہ ■ کی سیرت وکردار اور عظمت، غیر مسلم دنیا میں بھی تسلم ہے اور ان سب کو اعتراف ہے کہ اگر "محمد رسول اللہ ■" کے بتلائے ہوئے طریقوں پر چلا جائے تو دنیا جنت بن سکتی ہے۔ اور تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

انجیل برنباس باب ۴۴ صفحہ ۵۲ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر الزماں ■ کی عظمت ورفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ "پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے، مسرت بخشے گا کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور اصلاح کی روح سے۔ عقل اور

NafseIslam
WWW.NAFSEISLAM.COM

طاقت کی روح ہے،خوف اور محبت کی روح ہے،دانائی اور اعتدال کی روح ہے،وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح ہے،انصاف اور تقویٰ کی روح ہے،شرافت اور صبر کی روح ہے۔جو اُسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی عطا کی ہیں۔کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا،یقین جانو میں اُسے دیکھتا ہوں اور اُس کی تعظیم کرتا ہوں،جیسے ہر نبی نے اسے دیکھا کیونکہ اُسی کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی۔اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی۔یہ کہہ کر کے O MUHAMMAD GOD BE WITH THEE! اے محمد ■ خدا تیرے ساتھ ہو اور مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں۔کیونکہ یہ پا کر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔(انوار المحمدیہ ۴۸)

﴿بشارت نمبر ۱۰﴾

جب لوگ منتظر تھے اور سب اپنے دل میں یوحنا (یحییٰ) کی بات سوچ رہے تھے کہ آیا وہ مسیح ہے یا نہیں تو یوحنا نے ان سے جواب میں کہا۔جو مجھ سے زور آور ہے،وہ آنے والا ہے میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں (لوقا ۳:۱۵ صفحہ ۱۰۲)

اسی طرح انجیل برناباس جو کہ سب سے قدیم اور صحیح تر انجیل ہے اس میں بھی ہے کہ

JESUS ANSWRERED , THE MIRACLES WHICI GOD WORKETH GY THA HANDS SHOW THAT I APEAK THAT WHICH GOD WILLETH, NOR INDEED DO I MAKE MY SELF TO UNLOSE THE TIES OF THE HOSEN OR THA LATCHES OF TE SHOES OF TAH MASSANGER OF GOD . WHOM YE CALL MESSIAH. WHO WAS MADE BEFORE ME AND SHAAL BORING THA WORD OD TRUTH , SO THAT HIS FAITH SHALL HAVE NO END :یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے۔اُن سے

WWW.NAFSEISLAM.COM

ظاہر ہے کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلواتا ہوں جس کا تم ذکر کرتے ہو، میں تو اللہ کے اُس رسول کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہیں، جس کو تم مسیحا کہتے ہو، اس کی تخلیق مجھ سے پہلے بنایا گیا اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔ اور وہ سچائی کے کلام لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی" (برنباس باب ۴۲ صفحہ ۴۹)

اور خود حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مرید و مسترشد حضرت مسیح [redacted] جنہوں نے یحییٰ [redacted] سے بپتسمہ لیا تھا، یوں اس نبی کی خبر دیتے ہیں "اس کے بعد تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں (یوحنا ۱۴: ۳۰)

وضاحت

مذکورہ بالا حوالے میں "مجھ میں اس کا کچھ نہیں" ایک انگریزی محاورے کا لفظی ترجمہ ہے جس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہے "میں اس کے پاسنگ کے قابل نہیں"۔ لہذا حضرت یوحنا اور مسیح [redacted] کے ارشادات کے مطابق وہ نبی اُن کے بعد آنے والا ہے جو ان سے زیادہ طاقت ور، زور آور ہوگا۔ اور یوحنا ۴: ۲۱ کے مطابق جب وہ آئے گا تو لوگ پہاڑوں پر باپ کی پرستش کرنا اور نہ بیت المقدس میں عبادت کرنا چھوڑ دیں گے۔ ملاحظہ کیجئے اگلی بشارت۔

بشارت نمبر ۱۱

یسوع نے اس سے کہا کہ اے عورت! میری بات کا یقین کر کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گی، نہ بیت المقدس میں۔ (یوحنا ۴: ۲۱ صفحہ ۱۴۳)

انجیل برنباس باب ۴۳ صفحہ ۵۱ میں ہے ترجمہ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لئے لایا ہے اور اسی لئے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے اُن لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اُسے اپنے ہاتھ کی مہر عطا فرمائے گا۔ کہ وہ دنیا کی اُن تمام قوموں کے لئے جو اس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا، وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا اور بت پرستی مٹائے گا، یہاں تک کہ وہ شیطان کو مبہوت کردے گا۔ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا کہ دیکھ تیری نسل میں مَیں زمین کے تمام قبیلوں

WWW.NAFSEISLAM.COM

کو برکت دوں گا،اور جس طرح اے ابراہام تو نے بت پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی ۔(انوار المحمدیہ صفحہ ۲۸۶)

وضاحت

اور پہلے بھی بیان ہو چکا کہ یہ بات ثابت ہے نبی پاک [redacted] کی بعثت کے بعد لوگوں نے بتوں، ستاروں ،آگ وغیرہ کی پرستش کرنا چھوڑ دی تھی اور بیت المقدس سے 360 بتوں کو توڑ کر باہر پھینکا گیا اور خانہ کعبہ اہل اسلام کی عبادت گاہ بنا ۔ اور صرف ایک وحدہٗ لاشریک کی عبادت ہونے لگی ۔

انجیل برنباس باب ۷۲ ص ۸۴ میں ہے ”تب اندریاس نے کہا، اُستاد ہمیں کوئی نشانی بتا ۔ کہ ہم اُسے جان لیں ۔یسوع نے جواب دیا وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا ۔جب میری انجیل کالعدم کر دی جائے گی ۔یہاں تک کہ بمشکل تیس ایماندار رہ جائیں گے اُس وقت خدا دنیا پر رحم فرمائے گا ۔سو وہ اپنا رسول بھیجے گا ۔جس کے سر اُوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا، جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا اور خدا اُسی کے ذریعے دنیا پر ظاہر ہو گا اور وہ بے دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بُت پرستی کو نیست کر دے گا اور اس سے مجھے مسرت ہے ۔کیونکہ اُسی کے ذریعے سے ہمارے خدا کی معرفت اور تمجید ہو گی ۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہو گا ۔“(انوار المحمدیہ ص ۲۹۴)

لہذا انجیل کی مذکورہ بشارت کے مصداق بھی ہمارے نبی پاک [redacted] ہی ہیں ۔جن کی بعثت کے بعد پہاڑوں پر سے باپ کی پرستش کو ختم کر دیا گیا اور بیت المقدس میں عبادت کی بجائے خانہ کعبہ شریف عبادت گاہ بنا ۔ اور ہمارے خدا کی معرفت اور تمجید ہونے لگی ۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بشارت نمبر ۱۲

لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم سچائی کی راہ دکھائے گا ۔اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا“ (یوحنا باب ۱۶:۱۳) ۔

اسی طرح مرقس کی انجیل میں ہے کہ ”میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جو مجھ سے زور آور ہے میں

اس لائق نہیں کہ جھک کر اس کی جوتیوں کا تسمہ کھولوں ۔(مرقس ۱:۷ صفحہ ۱۵۹)۔

اسی طرح انجیل میں ہے "ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہم لوگوں کی نبوت ناتمام جب کامل آجائے گا تو ناقص جاتا رہے گا"(کرنتھین ۱۳:۹ صفحہ ۳۰۴)

وضاحت

انجیل کی ان تین آیات سے معلوم ہوا کہ وہ آنے والا نبی سچائی کی راہ دکھائے گا، جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا، تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا" زور آور سب سے زیادہ فضیلت والا ہو گا، اس سے قبل انبیاء کرام کی نبوت ناقص (محدود ہے) لیکن اس آنے والے کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی ۔اور یہ تمام نشانیاں، فضائل وکمالات نبی آخرالزماں کی ذات میں موجود ہیں ۔وہ آئے تو سچائی کی راہ دیکھائے گا۔اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ نبی پاک [redacted] کی سچی تعلیمات نہ صرف اپنوں نے کیا بلکہ غیروں کو بھی تسلیم ہیں۔

اسلام اور عیسائیت

مسٹر جارج سیل نے قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھا "محمد ([redacted]) کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے، شکل میں نہایت ہی خوبصورت، فہم اور دور رس عقل والے، پسندیدہ وخوش اطوار، غربا پرور، ہر ایک سے متواضع، دشمنوں کے مقابلہ میں صاحب شجاعت و استقلال، سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا (عزوجل) کا اسم گرامی نہایت ادب واحترام سے لینے والے تھے ۔جھوٹی قسمیں کھانے والوں، زنا کاروں، سفاکوں (ظالم خونخواروں) جھوٹی تہمت لگانے والوں، فضول خرچی کرنے والوں، لالچیوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت تھے۔ (آپ [redacted]) بردباری، صبر واستقامت، صدقہ وخیرات، رحم وکرم، شکر گزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم تاکید فرمانے والے اور خدا کی حمد وثناء میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔ (انگریزی ترجمہ قرآن از جارج سیل)

مسٹر مارما ڈیوک پکتھال MR.MARMA DUKE PICKTHAL (برطانیہ) نے "اسلام اینڈ ماڈرن ازم" پر بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ "وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور

NafseIslam
WWW.NAFSEISLAM.COM

پیغمبر اسلام [redacted] نے سکھائے، وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں اور اس کتاب کی سی کوئی کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں"۔

اس کے علاوہ ہزاروں کتب وتصنیفات میں غیر مسلموں نے نبی پاک [redacted] کی تعلیمات کے آگے سر تسلیم خم ہوئے۔ بندہ ناچیز احمد رضا عطاری صرف ایک بات کہتا ہے موجودہ تمام غیر مذہب کی تعلیمات کو جمع کیا جائے تو موجودہ غیر مذاہب کی تعلیمات میں ہزاروں مقامات میں کمی پائی جائے گی، صرف ایک مثال پیش خدمت ہے۔

انجیل مقدس میں شراب کو جائز کہا گیا ہے "عیسیٰ [redacted] کے حواری 'پولس رسول کا تمیتھُس کے نام پہلا خط باب نمبر ۵ آیت ۲۳ میں ہے" آئندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کرو، بلکہ اپنے معدے اور اکثر کمزور رہنے کی وجہ سے ذرا سے بھی کام میں لایا کرو" اور انجیل میں پانی سے بھرے ہوئے تین تین من کے مٹکوں کو شراب بنانا مسیح کا پہلا معجزہ بتایا (انجیل یوحنا باب ۲ آیت ۲ تا ۱۱)

شراب جسے تمام برائیوں کی ماں کہا جاتا ہے، جسے پی کر انسان انسانیت کے دائرے سے انتہائی نیچے گر جاتا ہے، تمام افعال قبیحہ کا باعث ہے، بلکہ اس کو پینے سے انسانی صحت پر بھی انتہائی مضر طبی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کو آج ہر انسان تسلیم کرتا ہے۔ لیکن نبی پاک [redacted] کی لائی ہوئی تعلیمات کے مطابق یہ حرام ہے۔ اور حضور [redacted] نے ستھری چیزوں کو حلال قرار دیا اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیا۔

اسی لئے آج ساری دنیا کے لوگ اپنے اپنے مذاہب کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہماری نبی کی سیرت، اخلاق اور تعلیمات "جسے قرآن کہا جاتا ہے" کے مطابق کر کے پورا کر رہی ہے۔ مسئلہ طلاق ہو یا کثرت ازواج، شراب خوری ہو یا زنا کاری، مسئلہ امن وامان کا ہو یا جنگ کا، انسانوں کے حقوق ہوں یا جانوروں کے ہر طرح کا دنیاوی مسائل اور الجھنوں کا حل قرآن پاک سے لے کر اپنے مذاہب میں داخل کر رہی ہے۔ الختصراً انجیل کی مذکورہ آیت کہ "جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم سچائی کی راہ دکھائے گا" اس کے مصداق صرف اور صرف محمد رسول اللہ [redacted] ہی ہیں۔

پھر دوسری بات یہ کی کہ "وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا" گویا بشارت کا یہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

حصہ قرآن پاک کی اس آیت کا بعینہ ترجمہ ہے "اور یہ رسول کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو (کچھ) نہیں فرماتے مگر وہی جس انہیں وحی کی جاتی ہے" (القرآن) سبحان اللہ! ملاحظہ کیجئے کہ انجیل کی بشارت اور قرآن مجید کی اس شہادت میں کس قدر حیرت انگیز مماثلت ہے۔ایک صاحب عقل سلیم کے لئے قبولیتِ حق کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

پھر تیسری بات یہ کی کہ "اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا" اور یہی بات قرآن پاک میں ہے کہ "وما ھوالغیب بضنین" "اور وہ نبی غیب (کی خبریں) بتانے میں بخیل نہیں" (القرآن) یعنی یہ نبی [redacted] غیب کی خبریں، آئندہ کی خبریں بتاتے ہیں، اپنے پاس چھپا کر نہیں رکھتے۔

اور اگر حضور [redacted] کے ارشادات (احادیث مبارکہ) کا مطالعہ کیا جائے تو آپ نے آئندہ کی خبریں دیں ہیں، زلزلوں کی خبریں، طوفان کی خبریں، آگ کے آنے کی خبریں، بارشوں کی خبریں، فساد کی خبریں، لڑائیوں کی خبریں، اچھے بُرے ماحول و حالات کی خبریں، بلکہ احادیث صحیحہ کے مطابق نبی پاک [redacted] نے دنیا کے آغاز سے لیکر دنیا کے اختتام تک، جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کا دوزخ میں جانے تک کی خبریں بتا دیں (صحیح بخاری) اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک [redacted] اللہ عزوجل کی عطا سے غیب کی خبریں، آئندہ کی خبریں بتاتے ہیں۔

پھر آخر میں انجیل میں ہے "ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہم لوگوں کی نبوت ناتمام جب کامل آجائے گا تو ناقص جاتا رہے گا" اور قرآن و احادیث کے مطابق ہمارے نبی پاک [redacted] آخری نبی ہیں ان کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔

"THERE SHALL NOT COME AFTER HIM TRUE PROPHETS SENT BY GOD, BUT THERE SHALL COME A GREAT NUMBER OF FALSE PROPHETS, WHEREAT I SORROW FOR SATAN SHALL RAISE THEM UP" عیسیٰ علیہ اسلام فرماتے ہیں "آپ کے بعد اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا کوئی نبی نہیں آئے گا، البتہ کثرت سے جھوٹے نبی آئیں گے، جنہیں شیطان کھڑا کرے گا" (برنباس باب ۹۷: ۱۱۳)

یعنی آپ [redacted] آخری نبی ہوں گے اور آپ کے بعد جو کوئی نبوت کا دعویٰ کریگا وہ جھوٹا ہوگا۔اسی طرح آپ [redacted] کی بعثت کے بعد پہلی شریعتیں ، ادیان منسوخ اور ساری کتابیں مرفوع ہوگئیں اور اب ہمارے رسول [redacted] کی اطاعت و پیروی کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں۔

پہلے بیان ہو چکا کہ"موسیٰ علیہ السلام نے کہا خداوند تمہارے بھائیوں (یعنی بنی اسرائیل) میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا وہ جو کچھ تم سے کہے،اس کی سننا اور یہ ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ مانیگا وہ امت میں سے نست و نابود کردیا جائے گا۔(انجیل اعمال ۳:۲۱)

اور یہی بات خود نبی پاک [redacted] نے ارشاد فرمائی "کہ اب اگر بالفرض موسیٰ [redacted] بھی آجائیں تو ان کو بھی میری پیروی کرے بغیر کوئی چارہ نہیں"(مفہوم حدیث) یعنی نبی پاک [redacted] کی تشریف لانے کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا اور آپ سے قبل تمام انبیاء کرام کے ادیان منسوخ ہو گئے۔لہذا اب نجات اسی میں ہے کہ چاہے کوئی عیسائی ہو یا یہودی و نصرانی سب کو"**لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ**" کی گواہی دینی ہوگی تبھی نجات ہوگی۔ورنہ نیست و نابود کردیا جائے گا۔

حرف آخر

اے لوگوں دیکھو قرآن پاک کا الہامی کتاب ہونا اور اس کی ایک ایک بات کا حق و سچ ہونا بلکل واضح ہے۔اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآن پاک میں جو اعلان فرمایا تھا کہ"الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوریۃ والانجیل" (وہ نبی) کہ جن (کاذکر) وہ لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توراۃ اور انجیل میں۔(الاعراف،۱۵۷) یہ بات آج سے کئی برسوں قبل بھی ثابت ہو چکی تھی اور آج بھی انجیل و تورات میں ردو بدل کے باوجود قرآن کی یہ بات صحیح ثابت ہو رہی ہے۔اور ہمارے نبی خاتم الرسل [redacted] کا ذکر اشارۃً و کنایۃً موجودہ جدید انجیل و تورات میں بھی موجود ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

آخر کر حبیب الباری [redacted] کیوں نہ ہر جگہ ہو کہ خود رب محمد [redacted] ارشاد فرماتا ہے کہ"ورفعنا لک ذکرک" "اے محبوب [redacted] ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کیا۔(نشرح آیت ۴) یعنی ہر جگہ آپ کا ذکر ہو رہا ہے جنت،عرش و فرش پر،خطبوں میں،کلمہ میں،نماز میں،اذان میں،اچھے

القابوں سے۔حتیٰ کہ آپ [redacted] کا انکار کرنے والوں کی کتب وزبان سے بھی اللہ عزوجل نے آپ [redacted] کا ذکر کروایا۔

اس آیت کے تحت خصائص الکبری میں ہے کہ ”حضرت ابی سعید خذری [redacted] سے روایت ہے انہوں نے نبی پاک [redacted] سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی کے ارشاد ”ورفعنا لک ذکرک“ کے متعلق آپ [redacted] نے ارشادفرمایا کہ مجھے جبرائیل نے کہا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ”جب میں ذکر کیا جاؤں تو آپ [redacted] بھی میرے ساتھ ذکر کئے جائیں گے (خصائص کبرے ۲/۱۹۶)

اور یہی حدیث قدسی ”اذا ذکرت ذکرت معی“ ”جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا۔تفسیر ابن کثیر جلد ۳ پ ۱۵ میں بھی ہے بلکہ تفسیر مدارک،تفسیر خازن،تفسیر کبیر،تفسیر معالم التنزیل۔تفسیر روح المعانی اور تفسیر روح البیان میں بھی ہے۔

اب اگر کوئی بدنصیب اللہ کے محبوب کا ذکر بلند کرنے سے روکے تو وہ مسلمانوں سے نہیں اس کا تعلق ہمارے آقا [redacted] سے نہیں بلکہ خود رب کائنات سے لڑائی مول لینا چاہتا ہے۔اور رب کائنات کو تو خود عیسائی بھی مانتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے　　　یہ گھٹائیں،اسے منظور بڑھنا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے　　　جب بڑھائے تجھے اللہ تعالی تیرا

یہاں میں اُن نام نہاد مسلمانوں کو بھی دعوتِ غوروفکر دیتا ہوں جو خود کو مسلمان کہلوانے کے باوجود ذکر رسول [redacted] سے چڑتے ہیں۔کبھی میلادالنبی [redacted] کے ذکر کو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں،کبھی درودوسلام اور کلمہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔اور حضور [redacted] کی تعظیم ایک عام بشر کی طرح کرنے کا حکم دیتے ہیں۔اور کبھی حضور [redacted] کو اپنا بڑا بھائی جیسا درجہ دیتے ہیں۔نماز میں حضور [redacted] کے تصور کو بیل و گدھے کے خیال سے بھی بُرا جانتے ہیں۔حضور [redacted] کی شان اللہ عزوجل کے سامنے ایک چمار وذرہ ناچیز سے بھی کم تر بتاتے ہیں۔اور تو اور نبی پاک [redacted] کے بارے میں ”مرکرمٹی میں مل گئے“ جیسے گمراہ کن عقائد لیے پھرتے ہیں۔جیسا کہ وہابیہ دیوبندیہ کے امام اسماعیل دہلوی کی کتب تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم وغیرہ میں لکھا ہے۔معاذ اللہ عزوجل۔(ہم نے مفہوم پیش کیا)۔کاش کہ ایسے نام

WWW.NAFSEISLAM.COM

نہاد مسلمان بارگاہ مصطفی [redacted] میں ایسے گستاخانہ کلمات نہ بکتے تو آج غیروں کو بھی ذات مصطفی [redacted] میں لب کشائی کا موقع نہ ملتا۔

لیکن مسلمانوں یاد رکھو نبی پاک [redacted] کی بارگاہ میں جو بھی ادنی سے ادنی گستاخی کرے وہ بے ادب و گستاخ جہنمی ہے۔ نبی پاک [redacted] کا گستاخ خواہ وہ اسلام کا دعوی کرنے والا کوئی مولوی، مفتی قاری و حافظ، پیر و شیخ ہو یا کافر ہو۔ ان کو خود سے ایسا الگ کر دو اٹھا کر اس طرح باہر پھینک دو جیسے آٹے سے بال کو نکال باہر پھینکا جاتا ہے۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ بندہ ناچیز کی اس ادنی سی کاوش کو قبول فرماتے ہوئے۔ مسلمانوں کو مزید عظمت مصطفی سمجھنے اور اس کو پڑھ کر مزید عظمت وشان مصطفی [redacted] کا چرچا کرنے کی توفیق فرمائے اور بلکل خصوص عیسائیوں کے لئے ذریعے ہدایت وایمان بنائے۔ اوران کو بھی دامن مصطفی [redacted] عطا فرمائے۔ جو تمام عالمین کے لئے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نبی رحمت [redacted] بن کر تشریف لائے۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی!
سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے — ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی [redacted]!

اے اللہ عزوجل میری اس تحریر کو میرے مدنی آقا محمد رسول اللہ [redacted] کی بارگاہ میں بھی شرف قبولیت عطا فرما اور میرے لئے دنیا و آخرت میں ذریعہ نجات وشفاعت بنا۔ امین بجاہ النبی الامین [redacted]۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول

nusratulhaq@yahoo.com

WWW.NAFSEISLAM.COM

نعت حبیب الباری ﷺ

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی ■ سب سے بالا و والا ہمارا نبی ■

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ■ دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی ■

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ■

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ■

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ■

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ■

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ■

خلق سے اولیا، اولیا سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ■

حسن کھاتا ہے کس کے نمک کی قسم وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی ■

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو نمکیں حسن والا ہمارا نبی ■

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ■

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ■

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ■

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ■

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ■

ملکِ کونین میں انبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ■

nafseIslam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

لامکاں تک اجالا ہے کس کا وہ ہے ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

سارے اونچوں میں اونچا سمجھیے جسے ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو! کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کیا اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجیے کہ ہیں بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

﴿بحوالہ حدائق بخشش" الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی﴾

WWW.NAFSEISLAM.COM